بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ ہفت

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ | ۹ امان ۱۳۴۸ ہش | ۹ مارچ ۱۹۶۹ء | نمبر ۵۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجنے اور قرآن مجید کو نازل کرنے کی عظیم الشان غرض

خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ تا دنیا کو عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے

"میں نے کئی دفعہ اس سے پہلے بھی بیان کیا ہے اور اب بھی اس کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے اس لئے میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے اور آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے دنیا کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور قرآن مجید کو نازل فرمایا تو اس کی غرض کیا تھی؟ ہر شخص جو کام کرتا ہے اس کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ ایسا خیال کرنا کہ قرآن شریف نازل کرنے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کی کوئی غرض اور مقصد نہیں ہے، کمال درجہ کی گستاخی اور بے ادبی ہے کیونکہ اس میں (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف ایک فعل عبث کو منسوب کیا جائے گا، حالانکہ اس کی ذات پاک ہے۔ (سبحانہ وتعالیٰ شانہ)

پس یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے جیسے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ ان کی نظیر نہیں پائی جا سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالاتِ متفرقہ جو انبیاء میں تھے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیئے اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو مختلف کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں جمع کر دیئے اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام امتوں میں تھے وہ اس امت میں جمع کر دیئے۔ پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ان کمالات کو پالیں اور یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ جیسے وہ عظیم الشان کمالات ہم کو دینا چاہتا ہے۔ اسی کے مطابق اس نے ہمیں قوے بھی عطا کئے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کے موافق قوی نہ دیئے جاتے۔ تو پھر ہم ان کمالات کو کسی صورت اور حالت میں پا ہی نہیں سکتے تھے۔" (ملفوظات جلد اول ص ۳۴۱-۳۴۲)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۸ امان (بروز ہفتہ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو گزشتہ چند روز سے شدید کھانسی اور بخار کی تکلیف ہے۔ جمعرات کی شام کو ٹمپریچر ۱۰۲٫۶ تھا اور جمعہ کی شام کو ۹۹٫۶ پسینے بہت آتے ہیں۔ کھانسی کی تکلیف ابھی جاری ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

-• ربوہ ۸ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو گردے کے انفیکشن کی تاحال بہت تکلیف ہے۔ اور کھانسی بھی شدید ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے بھی خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-• ربوہ ۸ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت وعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• ربوہ ۸ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بے چینی اور گھبراہٹ کی وجہ سے ناساز ہے احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین

-• ربوہ ۸ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ علالتِ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل آپ نے دنیا بھر میں اسلام کو غالب کرنے سے متعلق جماعت احمدیہ کی عظیم ذمہ داری اور اس ضمن میں احباب جماعت کے بعض بنیادی فرائض پر خطبہ پڑھا۔

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے پاس جس قدر چندہ جمع ہو جائے وہ ماہ بماہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ اور اس امر کا بھی ضرور خیال رکھیں کہ ہر رکن سے جس کی آمد ماہوار ہو رہی ہو۔ اس سے ماہ بماہ چندہ وصول کرتے رہیں۔ تا کہ تقاضا نہ ہونے پائے۔ جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ امان ۱۳۴۸ ہش

اللہ تعالےٰ پر ایمان

جب تک وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کو محض ایک تھیوری یا مفروضہ کے طور پر مانتے ہیں۔ اس کی ذات پر حق الیقین نہ پیدا کریں وہ کوئی اخلاقی معیار قائم نہیں کر سکتے۔ بے شک ایک حد تک عقل ہم کو بعض اخلاق اختیار کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس کا استدلال یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم ایسا نہ کریں گے۔ تو دنیا میں فتنہ و فساد ہوگا اور امن قائم نہیں ہوگا۔ مگر یہ وجہ نہایت کمزور ہے۔ انسان بُرائی کی طرف ہر وقت راغب رہتا ہے۔ اور جب وہ سمجھتا ہے کہ وہ ملکی قانون سے بچ سکتا ہے۔ یا ایسا کرنے سے دوسروں پر بظاہر اثر نہیں پڑے گا۔ تو وہ بڑے سے بڑا گناہ کر گزرتا ہے۔ لیکن جب اس کو اس امر کا یقین ہو کہ اس کے ہر عمل کا دیکھنے والا کوئی وجود ہے۔ جو اس کو بُرے عمل کی سزا دے گا۔ تو وہ اس سے گریز کرتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

یعنی فتنہ قتل سے بھی زیادہ شدید ہے۔ یا وہ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ

یعنی اللہ تعالےٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔

اب اگر اللہ تعالےٰ پر پورا یقین ہو۔ تو انسان فتنہ و فساد سے بچے گا۔ اور کسی صورت میں بھی اس کو گوارا نہیں کرے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو سمجھانے کے لئے بہت سی مثالیں دی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہم کو علم ہو کہ اس سوراخ میں سانپ ہے۔ تو ہم ہرگز اس میں انگلی نہ ڈالیں گے۔ یا اگر ہم کو معلوم ہو کہ جو دودھ ہم کو پیش کیا جا رہا ہے۔ اس میں زہر ملا ہے۔ تو ہم کبھی نہیں پئیں گے۔

"جس مذہب میں رب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور رب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سوئے۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائے گا۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں۔ تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے۔ وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا۔ ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے۔ جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے۔ اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جاوے۔ انسان اس کے برخلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں۔

یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے۔ ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے۔ ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت ہوتی ہے۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے تو وہ ۴۴

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ماں باپ کی خدمت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ "اُمُّکَ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ "اُمُّکَ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ "اُمُّکَ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اَبُوْکَ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَۃِ؟ قَالَ اُمُّکَ۔ ثُمَّ اُمُّکَ۔ ثُمَّ اُمُّکَ۔ ثُمَّ اَبَاکَ ثُمَّ اَدْنَاکَ اَدْنَاکَ

(بخاری کتاب الادب)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے۔ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون۔ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار

ہمیشہ یاد رکھئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

۴۴ حد درجہ اس کو دو چار پیسہ میں فروخت کر دے گا۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانا۔ وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے۔ وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلہ دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹ نہ بولو اور سچی گواہی دو۔ اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر ہی اس کو چھوڑ دیں۔ اور بیچ ڈالیں۔ خدا تعالےٰ کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنی ہیں۔ کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۹) (باقی)

احمدیت ـــــ یعنی ـــــ اسلام کی نشاۃ ثانیہ

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(۵)

ساتویں بات احمدیت نے عظمتِ قرآن کے سلسلہ میں ایک نہایت ہی مفید کام یہ کیا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کو ایک علمی رنگ دے دیا ہے اور ایسے اصولوں کی طرف ہدایت کی ہے جس سے قرآن کریم کی عظمت قائم ہو۔ مثلاً تفسیر میں سب سے پہلے خود قرآنِ کریم کو لینا چاہیئے۔ قرآن کریم کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی خود تفسیر و توضیح کر دیتا ہے۔ وہ یہ کہ کوئی ایسی تفسیر کسی قرآنی آیت کی ایسی نہ کی جائے جو دوسری آیتِ قرآنی کے خلاف ہو۔ اس کے بعد حدیثِ صحیح کو لینا چاہیئے کہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے متعلق کیا توضیح فرمائی ہے۔ اس طرح احمدیت نے اصول تفسیر کے سلسلہ میں خاص طور پر توجہ دلائی کہ لغتِ عرب کو مدنظر رکھا جائے۔ اور اگر ایک عبارت کے ایک سے زیادہ معنے ہوں اور کوئی معنی ایسے ہوں جو انسانی عقل۔ علم۔ تجربہ اور واقعات یا مسلمات قرآنی کے خلاف ہوں تو وہ ترک کر کے دوسرے معنی لئے جائیں گے۔ ان اصول کو بیان کر کے قرآن شریف کی تفسیر کو ایک علمی رنگ دے دیا گیا ہے۔ ان باتوں کو مدنظر نہ رکھنے کے باعث مسلمانوں پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ قرآنِ کریم کے بیان کردہ واقعات پر خلافِ عقل و علم قصوں کا رنگ چڑھا دیا گیا اور ایسی ایسی روایات قصوں کی تفسیروں میں بیان کی گئیں کہ جن کو پڑھ کر اور سنکر انسانی ضمیر روحانی کوفت محسوس کرتی تھی اور مسلمانوں کا تعلیمیافتہ طبقہ اور ان کی نئی نسل جو سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پاتی تھی ان قصوں کو قرآن کریم کا حصہ سمجھ کر اس پر حکمت کتاب سے متنفر ہو گئی اور مذہب کو قصوں اور کہانیوں کا مجموعہ سمجھنے لگی۔ علماء نے بجائے اس کے کہ اس قسم کے لوگوں کے شبہات کو دور کر کے ان کی تسلی کرتے اُلٹا ان لوگوں کو جو تفاسیر کے بیان کردہ قصوں اور کہانیوں کو خدا کا کلام سمجھ کر ان پر ایمان نہ لائے کفر کے فتوے لگانے شروع کر دیئے۔

تفسیر القرآن کی دو مثالیں

مثلاً اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذکر میں فرماتا ہے:۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۚ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

(سورۂ صٓ)

تفسیر خازن۔ تفسیر جلالین اور تفسیر ابن کثیر میں کم و بیش یہ تفسیر کی گئی ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے پاس ایک ہزار گھوڑے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ دمشق اور نصیبین کے لوگوں سے جنگ کے نتیجہ میں انہیں ملے تھے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ ان کے والد سے ورثہ میں انہیں ملے تھے۔ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام نماز ظہر پڑھ کر کرسی پر بیٹھ گئے اور ان گھوڑوں کی انسپکشن کرنے لگے۔ ۹۰۰ گھوڑوں کو جب دیکھ چکے تو اچانک انہیں خیال آیا کہ اوہو انہوں نے عصر کی نماز پڑھنی تھی دیکھا تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ نمازِ عصر کا وقت فوت ہو چکا تھا۔ اس صورتحال سے حضرت سلیمان علیہ السلام بہت غمگین ہوئے چنانچہ آپ نے ان گھوڑوں کو جنہیں دیکھ چکے تھے واپس منگوایا اور ان کی پنڈلیاں اور گردنیں تلوار سے کاٹنی شروع کر دیں اس غصہ میں کہ ان جانوروں کی وجہ سے ان کی نماز ضائع ہوئی اور ان گھوڑوں نے خدا کی فرمانبرداری اور نماز کی ادائیگی سے روکا۔ بعض مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب دیکھا کہ نمازِ عصر گھوڑوں کو دیکھتے دیکھتے فوت ہو گئی ہے اور سورج غروب ہو چکا ہے تو حکم دیا کہ سورج کو واپس نکالو۔ چنانچہ فرشتوں کو حکم دیا گیا انہوں نے پھر سے سورج کو واپس لوٹایا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے نمازِ عصر پڑھی اور گھوڑوں کی گردنوں اور پنڈلیوں کو تلواروں سے کاٹ ڈالا۔ حالانکہ قرآن کریم کی اس آیت کا سیاق و سباق اس سارے افسانہ کے خلاف حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعریف کر رہا ہے۔ پہلے فرمایا کہ نعم العبد یعنی بہت اچھا بندہ تھا۔ اگر وہ خدا کے فرمانبردار نہ تھے تو وہ اچھے کیسے ہو گئے۔ پھر فرمایا اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ کہ وہ بہت ہی رجوع کرنے والے تھے۔ بار بار اور بڑی کثرت سے خدا تعالےٰ کی طرف، خدا تعالےٰ کے حکموں کی طرف لوٹتے تھے اور خدا تعالیٰ کے حضور بڑے جھکنے والے انسان تھے اب یہ خدا تعالےٰ کا فرمان صاف بتاتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کسی ایسے کام یا حرکت کے کبھی مرتکب نہ ہوئے جو ان کے اوّاب ہونے کے خلاف ہو بات بالکل سیدھی تھی جسے عجوبہ اور افسانہ اور ایک دلفریب کہانی بنایا گیا اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں بِالْعَشِيِّ تیسرے پہر گھوڑے پیش کئے گئے وہ بادشاہ تھے اُن کے اصطبل میں اچھی قسم کے عمدہ اور اصیل گھوڑے تھے ان کی دیکھ بھال کے لئے کبھی کبھی اصطبل جاتے یا گھوڑوں کو نکلوا کر دیکھتے۔ اس دیکھ بھال اور معائنہ کے لئے گھوڑے لائے گئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے ذکر میں اس وقت مشغول تھے اور محویت کا ایسا عالم تھا کہ وہ گھوڑوں کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ چنانچہ فرمایا اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ کہ مال کی محبت یعنی گھوڑوں کی محبت سے میں نے اعراض کیا ہے۔ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ بوجہ اپنے رب کے ذکر اور اس کی یاد میں محو ہونے کے۔ جب محویت کا عالم دور ہوا تو آپ نے فرمایا کہ گھوڑوں کو واپس لاؤ رُدُّوْهَا عَلَيَّ تا میں انہیں دیکھوں جب لائے گئے تو فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں کو تھپکی دینے لگے اور پیار سے ہاتھ پھیرنے لگے۔ مَسْحًا کے معنی ہوتے ہیں چھونا پنڈلیوں اور گردن کو چھونے لگے یعنی ہاتھ سے تھپکی دی۔ احمدیت کے بیان کردہ اصول تفسیر کے پیشِ نظر اب یہ معنے ہیں جو لغت عرب کے موافق قرآن کریم کی شان کے عین مطابق۔ انبیاء علیہم السلام کی عصمت کو قائم رکھنے۔ ان کے اعزاز کو برقرار رکھنے والے ہیں۔ لیکن مفسرین نے نعوذ باللہ ایسا افسانہ اور دلفریب کہانی بنائی کہ نبی کو بجائے اوّاب اور نعم العبد کے خدا کا نافرمان بنا دیا کہ جانوروں کے شوق اور محویت میں نمازِ عصر ضائع کر دی اور پھر عقل کے خلاف اور قانونِ قدرت کے خلاف سورج کو باہر نکالنے کا حکم دیا اور نمازِ عصر اپنی غلطی سے ضائع ہوئی اور سینکڑوں جانوروں کو خواہ مخواہ قتل کر ڈالا۔ قرآن کریم کی آیت واضح ہے۔ کوئی لفظ بھی اس افسانہ اور کہانی کا متحمل نہیں۔

مثال کے طور پر ایک اور آیت بھی پیش کر دیتا ہوں۔ سورہ نمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہی ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(سورہ نمل ۲۲ آیت ۴۳)

اس آیت میں اللہ تعالےٰ حضرت سلیمان علیہ السلام اور بلقیس کے متعلق ذکر فرماتا ہے۔ تفسیر خازن میں اس کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جب بلقیس کی عقل کا امتحان کر چکے تو ان کا ارادہ ہوا کہ بلقیس کے پاؤں اور پنڈلیاں دیکھیں۔ اس کے لئے انہوں نے یہ تدبیر کی کہ سفید شیشے کا جڑاؤ محل تیار کروایا اور اسکے نیچے پانی کا ذخیرہ کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بتایا گیا تھا کہ بلقیس کی پنڈلیوں پر بڑی کثرت سے بال ہیں اور اس کے پاؤں گدھے کے کھر کی طرح ہیں۔ جب سفید شیشوں کا محل تیار ہو چکا تو حضرت سلیمان علیہ السلام

صدر مجلس کے طور پر ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور بلقیس کو بلوا بھیجا۔ جب بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو اس سے کہا گیا کہ وہ محل میں داخل ہو جائیں۔ چنانچہ بلقیس جب محل میں داخل ہونے لگی تو اس نے پانی ہی پانی دیکھا اس پر اس نے اپنے پاؤں اور پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھا لیا اور پنڈلیوں کو ننگا کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بلقیس بہت خوبصورت اور حسین و جمیل ٹانگوں اور پاؤں والی عورت ہے۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے نظر دوسری طرف کر لی اور اسے کہا کہ پانی تو نہیں یہ تو صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ شیشوں کا جڑاؤ محل ہے۔ تم نے غلطی سے اسے پانی سمجھ لیا ہے۔

تفسیر جلالین میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس سے شادی کرنے کا ارادہ کیا لیکن انہیں بتایا گیا کہ اس کی ٹانگوں پر بہت بال ہیں جس کی وجہ سے انہیں کراہت پیدا ہوئی۔ لیکن معاملہ کی اصل حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے انہوں نے تدبیر سے کام لیا اور شیشوں کا ایک محل تیار کروایا اور اسے کہا کہ اس میں داخل ہو جا جس پر اس نے ٹانگوں کا کپڑا اٹھا لیا تا گیلا نہ ہو جائے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی ٹانگیں دیکھ لیں۔ بالآخر اس سے انہوں نے شادی کر لی اور بہت محبت اور پیار کا سلوک کیا اور اپنے تخت سلطنت پر اسے بٹھایا (جلالین جلد ۲ صفحہ ۷۷)

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب بلقیس سے شادی کا ارادہ کیا تو بلقیس کے حسن و جمال کا ان سے ذکر ہوا لیکن اس کی پنڈلیوں اور پاؤں کے متعلق بتایا گیا کہ وہ جانوروں کی طرح ہیں اور بہت بال ہیں۔ اس کی تصدیق کے لئے کاریگروں کو شیشوں کا محل بنانے کے لئے حکم دیا گیا اور پانی اس کے نیچے ڈلوا دیا گیا۔ شیشوں سے پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ بلقیس جب آئی اور اسے محل میں جانے کو کہا گیا تو پانی سمجھ کر اس نے پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا دیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھا رَاٰى اَحْسَنَ النَّاسِ سَاقًا وَّ اَحْسَنَهُمْ قَدَمًا کہ خوبصورت ترین اس کی ٹانگیں اور پاؤں ہیں۔

اب یہ تفاسیر پڑھ کر یا سن کر کون سمجھدار آدمی قرآن کریم کی عظمت کا قائل ہو سکتا ہے۔ یا انبیاء علیہم السلام کی عصمت و عفت پر ایمان لا سکتا ہے بلکہ الٹا قرآن کریم اور اسلام سے نفرت کی روح پیدا کرنے کا موجب یہ تفسیریں بن گئیں۔

احمدیت نے علم تفسیر میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا اور تفسیر کے لئے ایسے اصول وضع کئے کہ جن سے قرآن کریم کی عظمت قائم رہتی ہے اور اس کی شان بلند کا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہی آیات جو ایک کہانی اور دلفریب افسانہ کے مضمون پر مشتمل سمجھی جاتی تھیں ان سے حکمت و معرفت کی باتیں پیدا کی گئیں۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے ان اصولوں کے مطابق جو آپ نے تفسیر کے بیان کئے ہیں۔ فرمایا ہے:۔

"خدا نے قرآن شریف میں یہ خوب مثال دی ہے کہ دنیا ایک ایسے شیشہ محل کی طرح ہے جس کی زمین کا فرش نہایت مصفّٰی شیشوں سے کیا گیا ہے اور پھر ان شیشوں کے نیچے پانی چھوڑ دیا گیا ہے جو نہایت تیزی سے چل رہا ہے۔ اب ہر ایک نظر جو شیشوں پر پڑتی ہے وہ اپنی غلطی سے ان شیشوں کو بھی پانی سمجھ لیتی ہے۔ اور پھر انسان ان شیشوں پر چلنے سے ایسا ڈرتا ہے جیسا کہ پانی سے ڈرنا چاہیئے حالانکہ وہ درحقیقت شیشے ہیں مگر صاف اور شفاف۔ سو یہ بڑے بڑے اجرام جو نظر آتے ہیں جیسے آفتاب و ماہتاب وغیرہ یہ وہی صاف شیشے ہیں جن کی غلطی سے پرستش کی گئی اور ان کے نیچے ایک اعلیٰ طاقت کام کر رہی ہے جو ان شیشوں کے پردہ میں پانی کی طرح بڑی تیزی سے چل رہی ہے اور مخلوق پرستوں کی نظر کی یہ غلطی ہے کہ انہیں شیشوں کی طرف اس کام کو منسوب کر رہی ہیں جو ان کے نیچے کی طاقت دکھلا رہی ہے۔ یہی تفسیر اس آیت کریمہ کی ہے جو اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ میں ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۷۸)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو جو اپنے علاقہ کی بادشاہ تھی اس کی عقل و فہم اور احسن طریق سے شرک سے باز رہنے کی تلقین کی وہ سورج کی پرستش کرتی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے اس سے روکا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی وہ پرستش کرتی تھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے بحیثیت نبی ہونے کے اسے شرک کرنے سے روکا اور خدائے واحد پر ایمان لانے اور اسے معبود حقیقی سمجھنے کا وعظ کیا۔ اس وعظ کے لئے انہوں نے بجائے زبانی بحث و تمحیص کے ایک طریقہ اختیار کیا جس سے بلقیس اپنی غلطی کو سمجھ جائے اور شرک سے رک جائے اس کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیشوں کے ایک محل میں جس کے نیچے پانی تھا بلقیس کو داخل ہونے کی دعوت دی۔ جب بلقیس اس محل میں داخل ہونے لگیں تو صاف اور شفاف شیشوں کے نیچے سے پانی جو بہہ رہا تھا۔ بلقیس نے شیشوں کو پانی سمجھ کر اپنے کپڑوں کو سنبھالنے کے لئے پنڈلیوں سے کپڑے اوپر کر لئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے کہا کہ یہ پانی نہیں ہے بلکہ یہ تو صاف اور شفاف شیشے ہیں پانی نیچے ہے تو شیشوں کو پانی سمجھ رہی ہے۔ بلقیس بڑی عقلمند اور زیرک عورت تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس طریق سے وہ اصل بات کو فوراً سمجھ گئی کہ سورج جس کی وہ پرستش کرتی ہے وہ تو دراصل ایک صاف اور شفاف آئینہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی جو اس کے پیچھے اصل نور ہے سورج اس سے روشنی حاصل کرتا ہے اور آگے دنیا کو نورانی شعاعوں سے متاثر کرتا ہے۔ درحقیقت سورج خود نور نہیں بلکہ سورج اور چاند تو اصل نور کو ظاہر کرنے والے ہیں اس لئے عبادت اور پرستش چاند اور سورج کی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اصل نور کی کرنی چاہیئے جس کو یہ شیشے یعنی اجرام فلکی ظاہر کر رہے ہیں۔ اس نکتۂ معرفت کو سمجھتے ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور پکار اٹھی

رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ شرک میں مبتلا رہی۔ سورج کی پوجا کرتی رہی میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ اس باری تعالیٰ کے حضور جھکتی ہوں جو رب العالمین ہے۔ اور سلیمانؑ کے پیش کردہ خدا کو قبول کرتی ہوں۔

سورج کی پرستش کرنے والی ایک بادشاہ عورت کو حضرت سلیمانؑ جو اپنے وقت کے نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی تبلیغ کرتے ہیں اور مناسب تدبیر سے اس کی غلطی پر اس کو آگاہ کرتے ہیں۔ وہ بالآخر اپنی غلطی کو سمجھ جاتی ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تبلیغ سے متاثر ہو کر خدائے واحد کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتی ہے اور اس طرح ایک عظیم روح کو حضرت سلیمانؑ کی دعوت اور احسن تبلیغ ہلاکت سے بچا لیتی ہے۔

اب دیکھو احمدیت کے پیش کردہ اصولِ تفسیر کی رو سے کیسی دلکش۔ ایمان افروز۔ انبیاء کی شان کے مطابق اور قرآن کریم کی عظمت قائم رکھتے ہوئے یہ تفسیر ہے۔ نہ یہاں کسی حسین و جمیل عورت سے شادی کا ذکر۔ نہ اسکے دیکھنے اور اس کے اعضاء کے اسکیچ کا ذکر۔ مگر مفسرین نے ان سب باتوں کو بیان کیا ہے۔

اس زمانہ میں اگر احمدیت کی تحریک نہ ہوتی تو بے شمار اس قسم کے افسانوں اور بے ہودہ واقعات سے قرآن کریم کے حسن و جمال پر پردہ پڑا رہتا۔ تفسیر کا نیا اسلوب علمی اسلوب اور بہترین اصول پیش کر کے احمدیت نے قرآن کریم کی عظمت کو اور بھی اجاگر کر دیا ہے اور قرآن کریم کی تفسیر کو ایک دلکش علمی رنگ دے دیا ہے۔

(باقی)

ماہنامہ تحریکِ جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا مارچ کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی خریدار کو یہ پرچہ ایک ہفتہ تک نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیں۔ یہ اطلاع نہ صرف اس لئے ضروری ہے کہ آپ کو پرچہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے۔

اگر ہر خریدار ایک مزید خریدار مہیا فرمائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ تحریک جدید کے مقاصد کو احسن طریق پر پورا کیا جا سکتا ہے۔ ہم آپ سے ہر ممکن تعاون کی امید رکھتے ہیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

یوم مصلح موعودؓ کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

سیالکوٹ شہر

مورخہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش نماز جمعہ کے بعد جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا جلسہ مصلح موعود زیر صدارت مکرم جناب چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد شاہد پرویز صاحب (سٹوڈنٹ بی کام) نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور سابقہ پیشگوئیاں" پر مقالہ پڑھا۔ عزیزم سید علی احمد طارق (سٹوڈنٹ بی اے) نے مقالہ پڑھا۔ پھر مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے "حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے" پر مقالہ پڑھا آخر پر خادم سید احمد علی مربی انچارج نے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق سیدنا حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ پر "علامات" پر ۲۰ منٹ تقریر کی جسکے بعد مکرم جناب صدر صاحب نے دعا کی اور جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی استفادہ کیا۔

خاکسار سید احمد علی مربی انچارج
جماعت احمدیہ سیالکوٹ

جوہر آباد

مورخہ ۲۱/۲/۶۹ کو بعد نماز جمعہ خاکسار کے زیر صدارت یوم مصلح موعود کا جلسہ ہوا۔ رانا محمد یوسف صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق تقاریر کیں کہ کس طرح یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وجود میں پوری ہوئی۔ دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

سمیع اللہ قریشی
صدر جماعت احمدیہ جوہر آباد ضلع سرگودھا

چونڈہ

مورخہ ۲۰/۲/۶۹ ہش بروز جمعرات بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ چونڈہ میں زیر صدارت مکرم ماسٹر چوہدری رشید احمد صاحب ہوشیار پوری زعیم مجلس انصار اللہ چونڈہ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد صدر صاحب نے یوم مصلح موعود کے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد مولوی عبدالکریم خالد صاحب شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ نے پیشگوئی بابت مصلح موعود کے الہامی الفاظ پیش کرتے ہوئے پیشگوئی کے عظیم الشان مقاصد پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ معلم اصلاح و ارشاد (حلقہ چونڈہ) نے پیشگوئی کی عظمت مختصراً بیان کی۔

آخر میں مکرمی سید احمد علی شاہ صاحب فاضل سیالکوٹی مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے تقریر فرمائی آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر پیش کرنے کے بعد نہایت تفصیل سے بتایا کہ حقائق و واقعات اور نتائج و ثمرات کے لحاظ سے اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق صرف اور صرف سیدنا حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں۔ آخر میں صاحب صدر نے دعا کرائی اور بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ عورتوں نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ چونڈہ

میرپور خاص

مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء کو بعد نماز عصر محترم جناب ڈاکٹر اے۔ آر صدیقی صاحب کی زیر صدارت مقامی جماعت نے یوم مصلح موعودؓ منایا

تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب مربی صاحب نے پیشگوئی مصلحؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم غلام محمد صاحب نے پیشگوئی کی صداقت اور مصلح موعود کے مصداق ہونے کی بابت آپ کی مختلف مساعی کا ذکر کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر صاحب نے دعا کرائی اور اجلاس ختم ہوا۔

خاکسار مردان خان
سیکرٹری اصلاح و ارشاد میرپور خاص

حیدر آباد

مورخہ ۲ مارچ بروز اتوار بوقت ۵ بجے شام احمدیہ ہال حیدر آباد میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ زیر صدارت مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب امیر مقامی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی اور پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور پیشگوئی میں بیان فرمودہ علامات کو بیان کر کے بتایا کہ ان میں سے ہر علامت نہایت آب و تاب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک وجود میں پوری ہوئی ہے۔ بالآخر صاحب صدر نے دعا کرائی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کوئٹہ

مورخہ ۲۰/۲/۶۹ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کوئٹہ میں زیر صدارت مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ و قلات ڈویژن یوم مصلح موعود کی تقریب کے موقع پر خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب جلسہ منعقد ہوا

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد درثمین میں سے نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعد ازاں اس عاجز نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ تذکرہ میں سے پڑھ کر سنائے اور اس کا پس منظر اجمالاً بتایا۔ مکرم پروفیسر سید محمد یحییٰ شاہ صاحب نے حضرت محمود رضی اللہ عنہ کے دینی و دنیوی علوم کے چند نادر اور بے نظیر مثالیں پیش کر کے ثابت فرمایا کہ پیشگوئی کی علامت "اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" حضور کی ذات میں ہی پوری ہوئی ہے

آپ کے بعد مکرم میاں بشیر احمد صاحب ایم اے نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ آج دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا جو عظیم الشان کام ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ یہ سب حضرت محمود رضی اللہ عنہ کی مساعی جلیلہ اور خداداد فراست کا نتیجہ ہے۔ قلیل عرصہ میں قرآن مجید کے تیرہ چودہ زبانوں میں تراجم۔ ڈھائی سو سے زائد مساجد کی تعمیر دنیا کے چپہ چپہ میں اشاعت اسلام کے مشن قائم ہونا کوئی ایسا کام نہیں جس کو دنیا کسی وقت بھی بھلا سکتی ہے۔

آپ کے بعد مکرم و محترم جناب صدر صاحب نے اپنی تقریر میں مصلح موعود کی پیشگوئی کی عظمت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایسی زبردست پیشگوئی ہے جو اپنے اندر کئی صداقتیں رکھتی ہے۔ اس پیشگوئی نے دو اور دو چار کی طرح ثابت کیا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اسلام کا رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برحق مامور اور مسیح موعود ہیں۔ اور حضرت محمود رضی اللہ عنہ ہی اس پیشگوئی کے مصداق مصلح موعود ہیں۔ دعا پر جلسہ بخیر و عافیت ہوا۔

محمد عیسےٰ جان
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ

ٹوبہ ٹیک سنگھ

مورخہ ۲۱/۲/۶۹ بعد نماز جمعہ احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا جلسہ "مصلح موعود" خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور اس کا ظہور کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ میں مستورات بھی شامل ہوئیں۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا

عطاء اللہ
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

خدام الاحمدیہ خوشاب

مورخہ ۲۸/۲/۶۹ کو مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ مکرم ماسٹر عبدالمنان صاحب سابق قائد مقامی نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مقبول صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں ایک طفل فاضل محمد نے "مصلح موعودؓ کے احمدی بچوں پر احسانات" پر اور عبدالستار خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے "مصلح موعود کی خدمت اسلام" پر اور صاحب صدر نے "مصلح موعود کا تقاریر کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا

عبدالعزیز خان
(قائد خدام الاحمدیہ خوشاب)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب، مکرم مرزا غلام احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر سید علی محمود صاحب (اپنی طرف سے اور اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے) ۔۔۔ مکرم انور علی صاحب ایکسین لاہور مکرم علی محمد صاحب فرید ٹاؤن ساہیوال مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب تنزانیہ مکرم سید بشارت احمد صاحب لودھرانی حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مکرمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ (اپنی مرحومہ بچی خزانچی کی طرف سے) مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا۔

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ نومبر دسمبر میں عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں

مکرمہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۰۰	—	۲۰
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	۰۰	—	۲۰
" بیگم صاحبہ کیپٹن نذیر احمد صاحب شہید بذریعہ روشن دین صاحب تنویر	۰۰	—	۱۰
مکرم ماسٹر سعد اللہ خان صاحب	۵۰	—	۶
" صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	۰۰	—	۱۰
" ملک عبد الرب صاحب گولبازار	۰۰	—	۱۰
ابن مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر	۰۰	—	۱۰
" میاں چراغ دین صاحب سیکرٹری مال دارالبرکات	۰۰	—	۲۰
" ملک محمد طاہر صاحب سٹیشن ماسٹر ربوہ	۰۰	—	۴۰
" عبد الستار صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت	۰۰	—	۶
" محمد شریف صاحب سیکرٹری مال ٹیکسلا	۵۰	—	۵۴
" مرزا عبد الرحمان صاحب کیمبلپور	۰۰	—	۵
" ملک لال خان صاحب ہری پور ہزارہ	۵۰	—	۱۹
" سید محمد منیر صاحب ایبٹ آباد	۰۰	—	۵
" محمد کریم صاحب گلگت آزاد کشمیر	۰۰	—	۲
" عبد القیوم صاحب ٹھیکیدار	۲۵	—	۱
" خان شمس الدین خان صاحب پشاور	۰۰	—	۲۵
" الحاج نوابزادہ محمد امین خان صاحب ہنزل	۰۰	—	۱۵
" محمد صادق صاحب فاروقی	۰۰	—	۱۵
" مبارک احمد صاحب	۰۰	—	۳
" محمد ارشد صاحب	۰۰	—	۵
" محمد اکرم صاحب	۰۰	—	۵
" عطاء اللہ صاحب	۵۰	—	۳
" داؤد احمد صاحب حنیف بذریعہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ	۰۰	—	۱۰
" محمد بشیر احمد علی صاحب جھنگ	۰۰	—	۸۶
" بابو محمد عالم صاحب سرگودھا	۵۰	—	۳۴
" احباب جماعت احمدیہ چک ۱۳ شمالی سرگودھا	۲۵	—	۱۶
" محمد خان صاحب سیکرٹری مال چک ۹۹ جنوبی	۰۰	—	۵
" رانا حمید احمد صاحب خوشاب	۰۰	—	۵
" ملک عبد المالک صاحب محمد نگر لاہور	۰۰	—	۴
" چوہدری عبد الرحیم صاحب اسلامیہ پارک	۰۰	—	۱
مکرم محمد شریف صاحب صدر دہلی گیٹ لاہور	۰۰	—	۱۵
" مبارک احمد صاحب شاہدرہ	۰۰	—	۱
" بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال سلطان پورہ	۷۰	—	۱۱
" محمد صادق صاحب " دھرمپورہ	۰۰	—	۱
" شریف احمد صاحب مصری شاہ	۰۰	—	۲۵
" محمد عبد اللہ صاحب سنت نگر	۰۵	—	۱۳
" چوہدری عبد الرحمٰن صاحب	۰۰	—	۱۰
" شیخ احمد علی صاحب گڑھی شاہو	۲۵	—	۳۵
" عبد القیوم صاحب فاروقی انارکلی	۶۰	—	۳۰
" آغا عبد اللطیف صاحب لاہور	۰۰	—	۵
" سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب کاسی لاہور	۰۰	—	۱۰
" ملک رشید الدین صاحب انور چونیاں	۰۰	—	۷
" حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۰۰	—	[illegible]
" ماسٹر اللہ داد صاحب ننکانہ	۲۵	—	۱۲
" محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ	۰۰	—	۱۰۶
" مکرم منشی سلطان احمد صاحب	۰۰	—	۱۰
" بشیر احمد صاحب ڈسکہ	۰۰	—	۲۵
" محمد یوسف صاحب مالو بھگت	۰۰	—	۷
" شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	۷۵	—	۸۸
" چوہدری سید محمد صاحب	۰۰	—	۱۱
" محمد احمد صاحب گوجرہ	۲۵	—	۶
" محمد خورشید صاحب سیکرٹری مال فرید ٹاؤن ساہیوال	۱۰	—	۸۲
" محمد دین صاحب " اوکاڑہ "	۵	—	۱۱
" شیخ محمد صاحب " چک ۵۲/۲-ل "	۰۰	—	۲۰
" راجہ خان بہادر صاحب " چک ۱۸/۲-ل "	۰۰	—	۱۰
سیکرٹری مال	—	—	۳
" چوہدری عبد الرحمان صاحب پاکپتن "	۰۰	—	۶
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب ہاڑی بذریعہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ	۰۰	—	۵۰
" صادقہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد دین صاحب ربوہ		—	۲۰
" رشیدہ خاتون صاحبہ " " "	۰۰	—	۲۰
مکرم غلام رسول صاحب ملتان	۰۰	—	۱۰
" غلام احمد صاحب مظفر گڑھ	۰۰	—	۵
" عبد اللطیف صاحب رحیم یار خان	۰۰	—	۳
مکرمہ مس زبیدہ نسرین صاحبہ صادق آباد	۰۰	—	۵
مکرم دوست محمد سیکرٹری مال بہاولنگر	۰۰	—	۱۳
" عبد السمیع صاحب کنری	۰۰	—	۵
" فیض محمد خان صاحب نوابشاہ	۰۰	—	۵۸
" قریشی عبد الرحمان صاحب سکھر	۰۰	—	۳۹
" چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	۰۰	—	۱۰
" " " " اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے	۰۰	—	۵
" مرزا عبد الرحمان صاحب محاسب کراچی	۰۰	—	۹۳
" ملک ارشد علی صاحب "	۰۰	—	۲۵
" محمد عیسیٰ صاحب کوئٹہ	۰۰	—	۴۲
" محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ	۰۰	—	۳۶
" غلام احمد صاحب وزیر آباد	۰۰	—	۵۸
" محمد خان صاحب ضلع گجرات	۰۰	—	۸۰
" عبد القیوم صاحب ٹھیکیدار جہلم	۰۰	—	۲۰
" مولوی عبد الکریم صاحب امیر جماعت جہلم	۰۰	—	۱۰

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

جمہوری مجلس عمل کی مرکزی قیادت کا اجلاس

لاہور ۷ مارچ۔ جمہوری مجلس عمل کی مرکزی قیادت کا اجلاس کل یہاں نواب زادہ نصر اللہ خاں کی زیر صدارت شروع ہوگیا۔ جس میں گول میز کانفرنس میں پیش کرنے کے لئے متفقہ فارمولا مرتب کرنے پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں آئینی مسائل پر مختلف پارٹیوں کے موقف کا جائزہ لیا گیا۔ راہ نماؤں کی بڑی اکثریت نے اس بات پر زور دیا کہ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عام انتخابات اور وفاقی پارلیمانی نظام حکومت کی بحالی کے اصول پر فارمولا تیار کیا جائے۔ اور ون یونٹ آبادی کے تناسب سے پارلیمنٹ میں نشستوں کی تقسیم کے مسائل نئی اسمبلی کی صوابدید پر چھوڑ دیئے جائیں۔ اجلاس کے بعد مختلف راہ نماؤں نے اپنی پارٹی کے لیڈروں سے الگ مشورے بھی کئے۔ جن کی بنیاد پر مجلس عمل کے آئندہ اجلاس میں غور کیا جائے گا۔

لاہور میں شیخ مجیب الرحمٰن کا بیان

لاہور ۷ مارچ۔ عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا ہے کہ پاکستان کے وفاقی پارلیمانی نظام حکومت کا قیام اور بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست انتخابات لازمی ہیں۔ انہوں نے آبادی کی بنیاد پر پارلیمنٹ میں نشستوں کی تقسیم اور ون یونٹ کو توڑنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ صوبوں کے اختیارات میں توسیع ناگزیر ہے۔ انہوں نے ۱۹۵۶ء کے آئین کی بحالی کی مخالفت کی۔ وہ کل ڈھاکہ سے لاہور پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ جمہوری مجلس عمل کے اجلاس میں متفقہ آئینی فارمولا تیار ہو جائے گا۔

پاکستان کے لئے ایک کروڑ ۶۰ لاکھ کا امدادی قرضہ

واشنگٹن ۷ مارچ۔ یو۔ایس۔آئی ایس بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن (آئی ڈی۔اے) نے پاکستان میں تار اور ٹیلی فون کی سہولتوں میں توسیع کے لئے ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر کا قرضہ دیا ہے۔ یہ قرضہ حکومت پاکستان کو ۵۰ سال میں بے باق کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ پہلے دس سالوں میں ادائیگی سے معافی ہوگی اور اس قرضہ پر سود نہیں لیا جائے گا۔ تاہم انتظامی اخراجات کی کفالت کے لئے تین چوتھائی فیصد کی شرح سے خرچ وصول کیا جائے گا۔ اس رقم کو حکومت پاکستان تار اور ٹیلی فون کے محکمہ کو ۴ سال کے لئے قرضہ پر دے گی۔ اور اس پر ۶ فیصد سود وصول کرے گی۔ نیز پہلے چار برسوں میں ادائیگی سے معافی ہوگی۔

کلکتہ میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر پر حملہ

اسلام آباد ۷ مارچ۔ کلکتہ میں پاکستانی ڈپٹی کمشنر کے دفتر پر ایک مشتعل ہجوم نے جوتا تلاتہ حملہ کر دیا تھا۔ پاکستان نے اس کے خلاف بھارت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ پاکستان نے بھارتی حکام پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ کلکتہ میں پاکستان کے خلاف حالیہ مظاہروں پر قابو پانے میں ناکام رہے ہیں۔ یہاں اسلام آباد میں وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اس سلسلہ میں ایک احتجاجی مراسلہ بھارت کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

شیخ عبداللہ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی

نئی دہلی ۷ مارچ۔ بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر چوہان نے کہا ہے کہ کشمیری راہ نما مسٹر محمد عبداللہ کے خلاف قانونی کارروائی کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کل لوک سبھا میں تقریر کرتے ہوئے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کے اس بیان کو سخت اشتعال انگیز قرار دیا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ بھارتی حکومت کشمیر میں خونی ڈراما کھیل رہی ہے۔ انہوں نے بھارتی حکومت کی کشمیر کے متعلق پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ بھی کہا تھا کہ کشمیری عوام کو پاکستان کی سلامتی اور اتحاد بے حد عزیز ہے۔ اور وہ اس مقصد کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔

—• کراچی ۷ مارچ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کا ایک سات رکنی وفد اس ماہ کے آخر میں پاکستان آئے گا۔ اس امر کا اعلان کل مصری سفیر نے کیا۔

مربیان معلمین سلسلہ احمدیہ اور انسپکٹران بیت المال کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ نظارت اصلاح وارشاد و نظارت بیت المال ماہ جنوری ۱۹۶۸ء میں آپ کی خدمت میں انفرادی چٹھیاں بھجواتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ آپ جماعتوں کے دورہ کے وقت اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ جس جماعت میں بھی آپ تشریف لے جائیں۔ اس جماعت سے یہ معلوم کر لیں کہ جماعت کے عہدہ داران کے نئے سہ سالہ انتخابات کروائے جا چکے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر عہدہ داران کے انتخابات ابھی تک نہ کروائے گئے ہوں۔ تو آپ اس جماعت کے انتخابات حسب قواعد کروا کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

ان چٹھیوں میں مختصراً ضروری قواعد وضوابط متعلق انتخابات عہدہ داران بھی آپ کی سہولت اور راہ نمائی کے لئے درج کر دیئے گئے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس اہم امر کی طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ کیونکہ ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ اور ابھی تک ۱/۲ حصہ جماعتوں کے انتخابات ہونے باقی ہیں امید ہے آپ اس بارہ میں پوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت و افادیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پر اندازہ کر سکو گے۔ اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے۔ کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(اختتام امانت تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ مدت عرصہ ۵ ماہ سے سخت بیمار ہیں اور آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں چند دن تک ان کا اپریشن ہونے والا ہے احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

میاں افتخار علی لائل ٹمبر سٹور لائل پور

بواسیر۔ دمہ۔ نزلہ۔ زکام۔ سر درد۔ درد شکم نگیر۔ ناسور۔ تبخیر معدہ۔ جوڑوں اور اعصاب کے درد میں سے کسی بھی مرض کی نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ

بالکل مفت

حاصل کریں نمونہ کی خوراک سے تسلی ہونے پر فوراً اصل کورس (۱۰/-) شروع کر دیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

اسلامی شریعت نے جس قدر احکام دیئے ہیں بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے دیئے ہیں

خدا تعالیٰ ان میں سے کسی چیز کا محتاج نہیں وہ ہر احتیاج سے پاک ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّۃً ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۚ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے وہ خدا کا ہی ہے اور اس کو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ پس ہر قربانی جو وہ تم سے چاہتا ہے صرف تمہارے فائدے کے لئے چاہتا ہے اپنے فائدے کے لئے نہیں چنانچہ اسلامی تعلیم پر غور کر کے دیکھ لو اس نے جس قدر احکام دیئے ہیں محض بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے دیئے ہیں اس لئے نہیں دیئے کہ ان سے اس کی خدائی میں کوئی اضافہ ہوتا ہے۔ اگر اس نے نمازوں کا حکم دیا ہے یا روزوں کا حکم دیا ہے یا زکوٰۃ اور صدقہ خیرات کا حکم دیا ہے یا حج کا حکم دیا ہے تو یہ تمام احکام ایسے ہیں جن کا بالذات فائدہ خود انسان کو ہی پہنچتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو نہیں مثلاً نماز کو ہی لے لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ (عنکبوت ع۵) نماز انسان کو بدیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ پس جو شخص صحیح معنوں میں نماز پڑھتا ہے اسے دوسرے روحانی فوائد کے علاوہ ذاتی طور پر یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ وہ برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح نماز سے یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ قومی شیرازہ کو متحد رکھنے کا خیال ہر وقت انسان کے ذہن میں جاگزیں رہتا ہے اور اسے یہ احساس رہتا ہے کہ ہمارا ہر وقت ایک واجب الاطاعت امام ہونا چاہیئے جس کی مطابعت میں خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کیا جا سکے۔ پھر مسجد میں پانچوں وقت نماز کے لئے جانا ایسی چیز ہے جو بنی نوع انسان کو ذاتی فائدہ پہنچانے والی چیز ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت ہوتی رہتی ہے اور مسلمان تنظیمی رنگ میں اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اسی طرح روزہ ایک اہم اسلامی عبادت ہے مگر اس کا فائدہ بھی خود انسان کو پہنچتا ہے خدا تعالیٰ کو نہیں۔ روزہ کے ذریعہ افراد کے اندر مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جو مختلف اوقات میں اس کے بے حد کام آتی ہے اسی طرح روزہ کے ذریعہ غرباء کی حالت کا احساس پیدا ہوتا ہے اور ان کو ابھارنے اور ترقی دینے کا جذبہ ترقی کرتا ہے جس سے بحیثیت مجموعی تمام قوم فائدہ اٹھاتی ہے اور ترقی کی منزلیں جلد جلد طے کرنے لگتی ہے یہی حال زکوٰۃ کا ہے وہ بھی قومی ترقی کا ایک زبردست ذریعہ ہے کیونکہ حکومت امراء سے ان کے اموال کا ایک حصہ لے کر غرباء پر خرچ کرتی ہے۔ اور اسی طرح فقراء مساکین مؤلفۃ القلوب اور مصائب و آفات میں مبتلاء ان اس روپیہ سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی طاقت حاصل کر لیتے ہیں اور قوم اور ملک میں ضعف پیدا نہیں ہوتا۔

اسی طرح حج بھی ارکان اسلام میں شامل ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اس کا فائدہ بھی خود مسلمان کو ہی پہنچتا ہے۔ کیونکہ اس سے ایک تو خدا تعالیٰ کی خاطر اپنا وطن چھوڑنے کی عادت پیدا ہوتی ہے اور پھر مکہ مکرمہ میں جب دنیا کے تمام اطراف سے مسلمان جمع ہوتے ہیں تو عالمی اخوت کا احساس ترقی کرتا ہے اور باہمی اتحاد کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں۔

غرض اسلامی شریعت نے جس قدر احکام دیئے ہیں خود بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے دیئے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ ان میں سے کسی چیز کا محتاج نہیں۔"

(تفسیر کبیر سورہ الحج ص۸۱،۸۲)

امراء کرام فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے تحریک فرمائی ہے کہ سب احمدی کم از کم ناظرہ قرآن کریم پڑھنے والے ہوں۔ اس ارشاد میں سب مرد اور عورتیں جوان بوڑھے۔ اور بچے شامل ہیں حضور نے اپنے خطبات میں اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وقف عارضی کی سکیم بھی جاری فرمائی ہے۔ امراء کرام اور مربیان سلسلہ کی ذمہ داری بھی قرار دی ہے۔

حضور نے اس کے لئے تین سال کا عرصہ مقرر فرمایا تھا۔ جو اب پورا ہو رہا ہے۔ اس لئے جملہ امراء کرام سے درخواست ہے کہ براہ کرم فوری طور پر رپورٹ فرمائیں کہ:۔

۱۔ ان کے علاقہ میں کتنی جماعتیں ہیں اور مجموعی طور پر افراد کی تعداد کتنی ہے۔

۲۔ کیا سب احباب پیر و جوان اور بچے ناظرہ قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں۔

۳۔ اگر ابھی تک خدانخواستہ کوئی دوست ناظرہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ تو ان کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے۔؟

امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ اس بارے میں رپورٹ ۲۰ امان (مارچ) تک ضرور ارسال فرمائیں۔

علاوہ ازیں یہ بھی مدنظر رہے کہ تعلیم قرآن پاک کی تحریک میں ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے ترجمہ اور ترجمہ جاننے والوں کے لئے تفسیر پڑھنے کا بھی حصہ ہے اس بارے میں بھی صراحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ۔ پاکستان)

اصلاح و ارشاد

اپنی اولاد کی صحیح تربیت اراکین مجلس انصار اللہ کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ امید ہے آپ اس طرف کما حقہ توجہ دے رہے ہوں گے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اپنے اہل و عیال دینی عقائد و مسائل سے پوری طرح آگاہ کرتے رہیں۔

اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی فعال مسلمان بنانے کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوششوں اور ان کے نتائج سے انہیں باخبر رکھیں تو یقیناً ان کے دلوں میں بھی خدمت دین کا جذبہ پیدا ہو گا۔

آپ کے غیر از جماعت رشتہ دار خاص طور پر اس بات کے مستحق ہیں کہ آپ انہیں اسلامی تعلیمات پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے رہیں۔

وقف عارضی میں احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی طرف بھی توجہ دلاتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ کے اراکین کو توفیق دے کہ وہ صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داری کو ادا کر سکیں۔ آمین۔

(قیادت اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

میرے صاحب محترم جناب شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجنیئر مقیم کراچی لعارضہ منشار الدم علیل ہیں ان کی علالت اہل خانہ کے لئے پریشان کن ہے احباب جماعت سے ان کی دعائے شفایابی کے لئے ملتجی ہوں۔ (منور احمد انیس بیت الفضل دارالرحمت شرقی ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

کرمی چوہدری عطاء اللہ صاحب سی۔ ڈبلیو۔ او۔ ولد چوہدری اللہ بخش صاحب موصی ۵۰۷۹ نے مورخہ ۱۴/۵/۳۸ کو قادیان سے وصیت کی تھی ان کا سابقہ ایڈریس ایبٹ آباد تھا۔ موجودہ ایڈریس مطلوب ہے اگر موصوف یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴